سوال

(331)وصیت پوری کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے تین وارث زندہ ہیں، بیوی، بیٹی اورپوتا۔ اس نے ان کے حق میں وصیت نامہ لکھا ہے کہ میری کل جائیداد سے 33% بیوی کو، 33%بیٹی کواور44% پوتے کودے دیا جائے، کیا یہ وصیت جائز ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی انسان کو ورثاء کی موجودگی میں اپنے سارے مال کی وصیت کرنا ناجائز ہے، مال کی تقسیم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ضابطہ میراث نازل فرمایا ہے، مرنے کے بعد اس ضابطہ میراث کے مطابق اس کا مال تقسیم ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ’’اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ صدقہ کیا ہے کہ تم اپنے مال سے ایک تہائی کی وصیت کر سکتے ہوتاکہ تمہاری نیکیوں میں اضافہ کا باعث ہو نیز تمہارے نیک اعمال زیادہ ہونے کا باعث ہو۔‘‘ [1]

اس حدیث کے پیش نظر انسان اپنے مال سے زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ تک وصیت کر سکتا ہے لیکن وہ وصیت بھی کسی غیر وارث کے لیے ہو۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت جائز نہیں۔ [2]

صورت مسؤلہ میں دو غیر شرعی چیزیں ہیں: ایک تو اپنے تمام مال کی وصیت کی ہے جو کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ دوسری شرعی ورثاء کو وصیت کی گئی ہے جو مندرجہ بالا حدیث کی خلاف ورزی ہے۔ ان دو غیر شرعی باتوں کی وجہ سے یہ وصیت کالعدم ہوگی اس کی اصلاح ضروری ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ [3]

’’اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو وہ اگر وارثوں کے درمیان صلح کردے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔‘‘

چونکہ اس وصیت میں اپنے ورثاء کے متعلق طرفداری اور حق تلفی کی گئی ہے لہٰذا اس کی اصلاح ضروری ہے، اس کی اصلاح یہ ہے کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے اور مرنے کے بعد درج ذیل شرح کے مطابق اس کی جائیداد تقسیم ہوگی۔

اولاد کی موجودگی میں اس کی بیوی کو کل جائیداد سے آٹھواں حصہ دیا جائے گا۔

اس کی بیٹی چونکہ ایک ہے اس لیے وہ اس کی جائیداد سے نصف کی حقدار ہوگی۔

پوتا عصبہ ہے لہٰذا ورثاء سے جو مال بچے گا وہ پوتے کو مل جائے گا۔ سہولت کے پیش نظر اس کی جائیداد کے کل چوبیس حصے ہوں گے، ان میں سے آٹھواں یعنی تین حصے بیوی کو، آدھا یعنی بارہ حصے بیٹی کو اور باقی نو حصے پوتے کو مل جائیں گے۔ یہ تقسیم اس صورت میں ہوگی جب صاحب جائیداد کی وفات کے وقت اس کے مذکورہ بالا ورثاء زندہ ہوں، اگر کوئی رشتہ دار اس کی زندگی میں فوت ہوگیا تو وہ خود بخود اس کی جائیداد سے محروم ہو جائے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابن ماجہ، الوصایا: ۲۷۰۹۔

[2] ترمذی، الوصایا: ۲۱۲۱۔

[3] ۲/البقرۃ: ۱۸۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:288

محدث فتویٰ